تعلیمی اداروں میں سزا کا اسلامی تصور

مولانا سعید الحق جدون

تعلیمی اداروں میں تعلیم کے لیے تشدد اور مار پیٹ کا تصور بہت شدید قسم کی وابستگی رکھتا ہے لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات بیٹھ چکی ہے کہ سخت مار کے بغیر بچے تعلیم حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ ایک غلط تصور ہے۔ اس سے بچے کو تعلیم سے نفرت بھی ہو سکتی ہے اور بہت سے بچے تعلیمی سلسلے کو ادھورا چھوڑ کر بھاگ بھی جاتے ہیں۔

درس و تدریس کے سلسلے میں قرآنی تعلیمات یہ ہیں کہ آپ نرم خوئی اور رحم دلی سے کام لیں اور درشت مزاجی سے گریز کریں۔ اللہ تعالیٰ پیغمبر علیہ السلام کو فرماتے ہیں: ''پس اللہ کی رحمت ہی تھی جس کی بناء پر آپ لوگوں کے لیے نرم خو ہو گئے اور اگر آپ درشت مزاج اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ آپ کے پاس سے منتشر ہو جاتے۔'' اسی طرح پیغمبر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ''میں ہر معاملہ میں آسانی کرنے والا استاد بنا کر بھیجا گیا ہوں'' ان واضح ارشادات کی روشنی میں تعلیم کو مارنے سے نہیں بلکہ پیار سے عام کرنے کی ضرورت ہے۔

آج المیہ یہ ہے کہ بعض اساتذہ بچوں کو بڑی بے رحمی سے مارتے ہیں اور جب چھڑی اٹھاتے ہیں تو روئی کی طرح دھنک کر رکھ دیتے ہیں ان کو اس وقت کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ چھڑی بچے کے جسم پر کہاں لگ رہی ہے، اس سے نقصان کا اندیشہ ہے بعض اساتذہ کو دیکھا گیا ہے کہ وہ بچوں کی ہڈی پر زور زور سے چھڑیاں مارتے ہیں، بچوں کو تھپڑ، مکے، گھونسے اور لاتیں مارتے ہیں۔ بچوں کے ہاتھ پاؤں کو بے دردی سے مروڑتے ہیں یہ سب چیزیں قرآن و سنت، خلف و سلف کے افکار اور فقہ اسلامی کے سراسر خلاف ہے۔

یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ طلباء کرام کو جرائم پر سزا دی جا سکتی ہے، اسی طرح علم و ادب سکھانے کے لیے بھی بقدر ضرورت سزا کی اجازت ہے جس کے لیے شریعت نے حد مقرر کی ہے۔ جرائم پر سزا کا تصور قرآن نے تسلیم کیا ہوا ہے مثلاً خاوند کو اجازت ہے کہ وہ اپنی بیوی کو تنظیم کے دائرے میں رکھے۔ نفسیاتی سزا کے طور پر اس سے ہم

بستری نہ کرے، اگر نفسیاتی سزا بے اثر ہوتو اسے معمولی طور پر جسمانی سزا دے سکتا ہے۔ باپ کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ وہ بچوں کو راہ راست پر لانے کے لیے مارے۔ اس معاملہ میں جس حدیث کا حوالہ آتا ہے اس کے مطابق بچوں کو سات سال کی عمر میں کہنا چاہیے کہ وہ نماز پڑھیں اور دس سال کی عمر میں انہیں مارنے کا بھی حق ہے۔ شارحین حدیث نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ بچوں کو تعلیمی اداروں میں مارنا اسلامی تعلیمات سے روگردانی نہیں ہے البتہ کڑی سزا بچوں کو مرعوب کرنے کے لیے موقعہ بے موقعہ ڈنڈا چلانا مضر اور اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔

سزا فقہ اسلامی کی روشنی میں :......فقہ اسلامی میں یہ تصریح موجود ہے کہ اساتذہ کی اول ذمہ داری یہ بنتی ہے کہ اپنے شاگردوں کو بہت شفقت سے پڑھانے کا اہتمام کریں وقتاً فوقتاً ان کو ترغیب دینے اور شوق دلانے کا سلسلہ رکھیں۔ اگر کبھی غلطی ہو جائے تو زبانی سمجھانے کی کوشش کریں اگر سمجھانا مفید نہ ہو تو زبانی تنبیہ کریں کچھ ڈانٹ پلا دیں (لیکن تنبیہ اور ڈانٹ میں غیر مہذب کلمات استعمال کرنے سے اجتناب کریں) اگر یہ بھی مفید نہ ہو تو پھر بوقت ضرورت بقدر ضرورت سزا دینے کی بھی گنجائش ہے مگر سزا دینے میں چند باتوں کی احتیاط کی جائے۔

(۱)...... اتنا نہ مارا جائے کہ جسم پر کوئی گہرا نشان ہو جائے۔ علامہ حصکفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "إذا ضرب المعلم الصبي ضرباً فاحشاً فإنه يعزر و يضمنه لو مات" جب استاد بچے کو سخت مارے تو اس استاد کو تعزیر کیا جائے گا اگر بچہ مر گیا تو وہ اس کا ضامن ہوگا۔ علامہ ابن عابدین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ليس له أن يضربها في التاديب ضرباً فاحشاً وهوالذى يكسر العظم أويحرق الجلد أو يسوّده" [رد المختار: ٤/٧٩] "استاد کے لیے یہ جائز نہیں کہ استاد شاگرد کو ادب دلانے کے لیے سخت مارے، سخت مارنے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ہڈی ٹوٹے، کھال اکھڑے یا کھال سیاہ ہو جائے۔"

۲...... سزا بچے کے تحمل سے زیادہ نہ ہو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک معلم سے فرمایا: "إيـاك أن تضرب فوق الثلاث فإنك إذا ضربت فوق الثالث اقتص الله منك". [ردالمختار: ٦/٤٢٦]

تین ضرب سے زیادہ مت مارو اگر تم تین ضرب سے زیادہ مارو گے تو اللہ تعالیٰ تم سے قصاص لے گا۔

۳...... چہرے پر نہ مارا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے سے منع فرمایا ہے۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چہرے پر مارنے کی ممانعت اس وجہ سے ہوئی ہے کہ یہ اعظم الاعضاء ہے اور اجزاء شریفہ اور لطیفہ پر مشتمل ہے اگر کسی نے چہرے پر تھپڑ مارا تو اس پر ضمان لازم ہے جیسا کہ علامہ ابن عابدین نے اس بات کی تصریح کی ہے:" فلوضربه على الوجه أوعلى المذاكير يجب الضمان بلاخلاف".[رد المختار: ٦/٥٦٦]

اگر کسی کو چہرے پر مارا یا اندام مخصوصہ پر تو اس پر بغیر کسی خلاف کے ضمان واجب ہوگی۔

۴...... بلا قصور نہ مارا جائے۔ اگر کسی استاد نے بلا قصور بچے کو مارا تو یہی استاد سزا پانے کے قابل ہے۔ شامی میں

ہے:"إذا ضربها بغير حق وجب عليه التعزير وإن لم يكن فاحشا "[۷۹/۴]جب (بچے) کو بغیر قصور مارا تو اس پر تعزیر واجب ہوگی اگر چہ اس نے سخت نہیں مارا ہو۔

درمختار کے اس قول:" له إكراه طفله على تعليم القرآن وأدب وعلم "سے معلوم ہوتا ہے کہ بدتمیزی کرنا اور سبق میں کوتاہی کرنا دونوں قصور ہیں جن کی وجہ سے بچوں کو سزا دینا جائز ہے۔

۵......سزا ضرب معتاد سے زیادہ نہ ہو خواہ کیفاً ہو (جیسے بچے کو الٹا مارنا) خواہ کماً ہو۔ (جیسے تین ضربوں سے زیادہ مارنا)، خواہ محلاً ہوا (جیسے چہرے اور اندام مخصوصہ پر مارنا) شامی میں ہے کہ اگر کسی نے ضرب معتاد سے زیادہ مارا تو اس پر ضمان واجب ہوگا۔

سزا اور جدید تعلیمی نفسیات کی تحقیق :......جدید تعلیمی نفسیات کی تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ طلبہ کو اخلاقی جرائم پر سزا دی جا سکتی ہے اس کے علاوہ جسمانی سزا طلبہ کے تعلیمی عمل پر برا اثر ڈالتی ہے، لہٰذا حتی الامکان جسمانی سزا سے معلم گریز کرے۔ سزا طالب علم کی عزت نفس اور خودداری مجروح کرتی ہے، استاد کے خلاف نفرت پیدا کرتی ہے اور بسا اوقات طالب علم سلسلہ تعلیم ہی ختم کر دیتا ہے، لہٰذا استاد کو بچوں کی نفسیات سے پوری طرح واقف ہونا چاہیے۔ امام غزالی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تدریس کے دوران استاد کو طالب علم کی نفسیات کے مطابق اپنے تدریسی امور سرانجام دینے چاہیں۔

مسلمان مفکرینِ تعلیم اور سزا :

(۱)...... **ابن خلدونؒ** : خوب یاد رکھیئے کہ تعلیم کے سلسلے میں بے جا مار پیٹ اور ڈانٹ ڈپٹ مضر ہے خصوصاً چھوٹے بچوں کے حق میں۔ کیونکہ یہ استاد کی نااہلی اور غلط تربیت کی نشانی ہے۔ جن کی نشوونما ڈانٹ ڈپٹ اور قہر وتشدد سے ہوتی ہے خواہ وہ پڑھنے والے بچے ہوں یا لونڈی غلام یا نوکر چاکر، ان کے دل ودماغ پر استاد کا قہر ہی چھایا ہوتا ہے۔ بے چاروں کی طبیعت بجھ کر رہ جاتی ہے امنگ وحوصلہ پست ہو جاتا ہے۔ شوق ودلچسپی جاتی رہتی ہے اور طبیعت میں مستی پیدا ہو جاتی ہے بلکہ بعض اوقات تو دماغ معطل ہو کر رہ جاتی ہے۔ تشدد سے جھوٹ اور بدباطنی پیدا ہوتی ہے اور خودداری سلب ہو جاتی ہے گویا جبر وتشدد بچوں کو مکر وفریب اور دغابازی کی تعلیم دیتا ہے۔ [مقدمہ ابن خلدون حصہ دوم ص۔۴۶۵]

(۲)...... **امام غزالیؒ**: استاد کو بچوں کی بدسلوکی پر نصیحت کرنا چاہیے لیکن سزا کے معاملے میں اسے کھلے عام اور طوالت سے پرہیز کرنا ہوگا کیونکہ اس سے طالب علم اور استاد کے درمیان احترام کا پردہ ہٹ جاتا ہے۔

(۳)...... **ابن حجر رحمہ اللہ** :استاد کو کڑی سزا دینے کا حق نہیں تاوقتیکہ وہ اس کے والد یا سرپرست سے اجازت نہیں لے لیتا۔

(۴)......**معلم تیونس Al.Qalishi**: استاد صاحب ناراض ہو تو اس حالت میں اس کو مارنا نہیں چاہیے کیونکہ

ایسے موقع پر اس کی ذاتی احساسات حالات کو مسخ کر سکتے ہیں۔ اسی معلم نے ایک اور اصول پر زور دیا ہے وہ یہ ہے کہ استاد کو ذاتی وجوہات کی بناء پر سزا نہیں دینی چاہیے۔

سزا کے اسلامی اداب:...... جب کوئی بچہ زبانی تنبیہ سے کوئی اثر نہیں لے رہا ہے، سستی، غفلت، لہو ولعب یا اخلاقیات کی پامالی سے باز نہیں آ رہا تو اس کو سزا دینی چاہیے تا کہ اس کی حالت سدھر جائے مگر اس بارے میں فقہ اسلام میں جو اداب بتائے گئے ہیں نظر میں رہنے چاہیں۔ اس سلسلے میں جو اداب "الموسوعۃ الفقہیہ" (مطبوعہ وزارۃ الاوقاف کویت) میں لکھے گئے ہیں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

۱...... چھڑی معتدل اور درمیانی ہو، نہ نرم و نازک شاخ اور نہ سخت ڈنڈا اور اس میں گرہیں بھی نہ ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حد لگانے میں یہ حکم دیا جاتا تھا کہ چھڑی لائی جائے اور اس کے جوانب سے گرہیں اتار لی جائیں اور اسے پتھروں میں رکھ کر کوٹ لیا جائے تا کہ وہ کچھ نرم ہو جائے۔

۲...... مار درمیانی ہو اور اس میں زور آوری کا اظہار نہ ہو، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ضرب بین الضربین وسوط بین سوطین (یعنی مار درمیانی ہو اور چھڑی بھی درمیانی اور مناسب ہو)

مارنے والے کا ہاتھ اس قدر اونچا نہ ہو کہ اس کی بغل ظاہر ہو کیونکہ یہ حد سے تجاوز ہے۔

۳...... جسم کے مختلف حصوں پر ضرب لگائی جائے مگر سر، چہرہ، سینہ، پیٹ، شرمگاہ اور ایسے مخصوص مقامات بچائے جائیں جہاں مارنے سے آدمی قتل ہو سکتا ہے۔

۴...... فقہاء امت کا اتفاق ہے کہ مجرم کو الٹا کر مارنا یا باندھ کر مارنا قطعاً جائز نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجرم کو لٹانا یا باندھنا یا اس کے کپڑے اتار دینا ہمارے دین میں نہیں ہے۔ [الموسوعة الفقهية كويتية : ج۱۷، ص ۱۵۰]

☆......☆......☆

تحفہ خاص
شفائے معدہ
(کورس)
جگر، معدہ اور آنتوں کی جامع الفوائد دوا

شفائے معدہ (کورس) سے معدہ کی تیزابیت، ورم معدہ، معدہ اور آنتوں کا زخم (السر)، آنتوں کی سوزش، ورم جگر، گردہ و مثانہ کی سوزش اور درد، بھوک کی کمی، معدہ کی جلن، بدہضمی، گیس ٹربل، گھبراہٹ، جسمانی دردیں اور دائمی قبض کا شفا بخش علاج

نوٹ: اگر آپ تندرست ہیں تب بھی یہ کورس کر لیجیے تا کہ بیماری سے بچا جا سکے (قیمتی تحفہ)

حکیم حافظ سید محمد احمد (لاہور)
042-38477326
0332-8477326